

1 عمومی جائزہ

1.1 اقتصادی جائزہ

مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے آغاز پر دسمبر 2017ء سے کیے جانے والے معاشی استحکام کے اقدامات کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر زری پالیسی کی سختی، شرح مبادلہ میں رد و بدل، پی ایس ڈی پی کے اخراجات میں کمی اور ضوابطی اقدامات کا ملکی معاشی سرگرمی پر اثر مرتب ہوا ہے۔ اس کی عکاسی بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی نمو، درآمدات میں کمی اور نجی شعبے کے قرضے کے معینہ

سرمایہ کاری جز میں اعتدال سے ہوتی ہے۔ خریف کی اہم فصلوں کی پست کارکردگی نے اس سست روی میں اضافہ کیا ہے۔ تاہم مہنگائی بڑھتی رہی جس کا بنیادی سبب لاگتی عوامل اور زیر سطح طلب کا کسی قدر برقرار رہنا تھا۔

خاص طور پر مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال بنیاد پر مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مسلسل 17 سہ ماہیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ اس بلندی کا بڑا سبب مہنگائی کا بنیادی غیر غذائی غیر توانائی جز تھا جو اس وقت تیزی اختیار کر گیا جب شرح مبادلہ کی کمی کی منتقلی اور تیل کی بلند قیمت کے دور ثانی کے اثرات نے اس کی پہلے ہی بلند سطح کو بلند تر کر دیا۔ مزید یہ کہ مالیاتی خسارے کی مسلسل بلند سطح ملکی طلب کو قابو کرنے کی کوششوں کو ناکام بناتی رہی۔

جدول 1.1: معاشی اظہار			
م 18ء	م 18ء	م 19ء	پہلی ششماہی
شرح نمو (فیصد)			
5.0	6.6	-1.5	بڑے پیمانے کی اشیا سازی ^{الف}
3.9	3.8	6.0	صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط سال بسال) ^{الف 1}
14.9	5.7	9.5	نجی قرضہ (بھاؤ) ^ب
9.7	2.3	3.6	زری رسد (بھاؤ) ^ب
13.7	10.9	1.9	برآمدات ^{الف}
14.9	18.0	-2.6	درآمدات ^{الف}
3,844.0	1,722	1,795	ایف بی آر ٹیکس حاصل (ارب روپے) ^د
-13.7	-5.0	-12.5	شرح مبادلہ (+ اضافہ / - کمی فیصد) ^د
ملین امریکی ڈالر			
9,789	14,107	7,199	اسٹیٹ بینک کے ذریعہ مبادلہ کے سیال ذخائر (ختم مدت) ^د
19,623	9,745	11,030	کارکنوں کی ترسیلات زر ^د
3,092	1,633	1,319	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ^د
-18,989	-8,353	-7,615	جاری کھاتے کا توازن ^د
-6.6	-2.2	-2.7	مالیاتی توازن (بی ڈی پی کا فیصد) ^د

اعداد و شمار کے ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ب اسٹیٹ بینک، ن فیڈرل بورڈ آف ریونیو؛ اور وزارت خزانہ؛
 1 سہ ماہی کے لیے صارف اشاریہ قیمت کے اشاریے میں سال بسال اوسط نمو۔

حقیقت یہ ہے کہ مالی سال 19ء کے آغاز سے ترقیاتی اخراجات میں بھاری کمی کے باوجود مالیاتی خسارہ بلند ہی رہا۔ محاصل کی وصولی کم ہوئی اور جاریہ اخراجات خاصے بڑھ گئے۔ بڑھتی ہوئی شرح سود اور شرح مبادلہ کی کمی مؤخر الذکر میں تیزی سے اضافے میں کردار ادا کر رہی ہیں جبکہ معاشی سرگرمی کی سست روی نے اول الذکر کو نقصان پہنچایا گو کہ بلند مہنگائی اور شرح مبادلہ کے رد و بدل کی وجہ سے کچھ تلافی ہو گئی۔ اس کے نتیجے میں بجٹ خسارے کی مالکاری کا بوجھ زیادہ تر مرکزی بینک سے لیے جانے والے قرض پر پڑا کیونکہ حکومت نے بیرونی قرضوں کو محدود کیا۔

بیرونی شعبے میں شرح مبادلہ کی کمی اور دیگر ضوابطی اقدامات کے نتیجے میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں کچھ بہتری آئی۔ اگرچہ ایشیا اور خدمات کی تجارت کا توازن پچھلے سال کی سطح پر منجمد رہا تاہم کارکنوں کی ترسیلات زر میں تیزی سے اضافے نے جاری کھاتے کے خسارے کو کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا اور اس میں 8.8 فیصد (سال بسال) کی بہتری آئی۔¹ تاہم ریاستی قرضے کے اجرا کی عدم موجودگی، کم قلیل مدت قرض، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی اور ایکویٹی سرمایہ کاری کے مسلسل اخراج کی بنا پر خالص رقوم کی آمد پچھلے سال سے کم رہی۔ چنانچہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر 2.7 ارب ڈالر کم ہو گئے اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر 12.5 فیصد گھٹ گئی۔

معیشت کے ارتقا پذیر حالات، جن میں اہم ترین مالیاتی اور جاری کھاتے کے خساروں کی بلند سطح ہے، کا جائزہ لیا جائے تو یہ عیاں ہے کہ ساختی مسائل سے نمٹنے کے اقدامات درکار ہیں۔ پیداواریت بہتر بنانے اور برآمدات بڑھانے کے لیے انسانی سرمائے اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ یہ حکمت عملی طویل مدت ہے لیکن کلی عاملی پیداواریت (total factor productivity) پر اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے نہ صرف بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں آئے گی بلکہ دور رس سفارتی کوششوں سے ہنرمند کارکنوں کو بیرون ملک بھی بھیجا جاسکے گا۔ دونوں صورتوں میں بیرونی رقوم آئیں گی جن کی بہت ضرورت ہے۔ اسی طرح حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں کی مالی شمولیت کو بہتر بنانے پر مسلسل توجہ ایس ایم ایز اور سستی ہاؤسنگ کے شعبے کی اعانت کے تناظر میں آمدنی کی بہتر تقسیم اور زرعی پالیسی کی اثر انگیزی میں بہتری پر منتج ہو سکتی ہے۔ آخر میں، محاصل سے متعلقہ اقدامات پر حکومتی توجہ بروقت ہے۔ تاہم ٹیکس محاصل اکٹھا کرنے کے لیے اکٹم ٹیکس کے نظام میں ود ہولڈنگ شکل پر ضرورت سے زیادہ انحصار کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک ساختی ہیئت قلبی کے لیے اقدامات نہیں کیے جاتے، پاکستان کی معیشت مختصر دورانیے کے کاروباری چکروں میں پھنسی رہے گی۔

¹ جاری کھاتے کا خسارہ جنوری 2019ء میں مزید بہتر ہو گیا۔ مجموعی بنیاد پر جولائی تا جنوری مالی سال 19ء کے دوران اس میں 16.8 فیصد کمی آئی۔

1.2 خلاصہ

حقیقی شعبہ

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں معاشی سرگرمیاں محدود رہیں۔ اس کے شواہد صنعتی شعبے کی کارکردگی کے زوال سے ملتے ہیں جو خصوصاً مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کمی اور شعبہ زراعت میں اہم فصلوں کی پست پیداوار سے ظاہر ہے۔ اجناس اور اشیا پیدا کرنے والے دونوں شعبوں میں سست روی وسیع البینا ہے اور شعبہ خدمات کو بھی متاثر کر رہی ہے۔

صنعتی شعبہ سرکاری اور نجی صرف دونوں میں سست روی کے نتائج جھگت رہا ہے۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی 1.5 فیصد کم ہو گئی جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں 6.6 فیصد کی بھرپور نمو ہوئی تھی۔ اشیا سازی کی سست روی مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں تھی جس میں یہ شعبہ مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی کی 3.7 فیصد نمو کی نسبت 2.4 فیصد کم ہوا۔ پی ایس ڈی پی کے اخراجات میں یکدم کمی اور جائیداد کی منڈی کی غیر یقینی کیفیت سینٹ اور فولاد کے شعبوں پر اثر انداز ہو رہی ہیں جبکہ چینی کی پست پیداوار اور جمع شدہ ذخائر کو آف لوڈ نہ کر سکنے کی بنا پر غذائی شعبے کی نمو ماند پڑ گئی ہے۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کی ناقص کارکردگی سے ملکی طلب میں کچھ اعتدال کی نشاندہی ہوتی ہے۔ گاڑیوں کے شعبے کی نمو مثبت لیکن پہلی ششماہی میں گزشتہ سال کی سطح سے کافی کم رہی۔ اس رجحان کو کاروں کی قیمت اور قرض کی لاگت میں بھاری اضافے کے ساتھ دیہات میں ٹریکٹروں اور موٹر سائیکلوں کی طلب میں کمی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تاہم اس امر کو خارج از امکان نہیں قرار دیا جاسکتا کہ نان ٹیکس فاکٹرز کے کار خریدنے پر پابندی، جو حال ہی میں ضمنی فنانس (دوسری ترمیم) ایکٹ 2019ء میں ختم کر دی گئی ہے، اس زوال کا سبب بنی۔

شعبہ زراعت میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار میں وسیع البینا کمی ہوئی جس کی بڑی وجہ پانی کی قلت تھی۔ سب سے زیادہ کپاس کی پیداوار متاثر ہوئی کیونکہ سرکاری تخمینوں کے مطابق اس کی پیداوار اپنے ہدف سے 25 فیصد کم رہی۔ ربیع کے آغاز پر پانی کی قلت اور بلند قیمت کی وجہ سے کھاد کا کم استعمال گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی پر منتج ہوا۔ زیادہ رقبہ دستیاب ہونے کی بنا پر کاشت کاروں کا رجحان تاریخی طور پر اسے چھوٹی فصلوں کے لیے استعمال کرنے کی جانب رہا ہے۔ مزید یہ کہ قرضوں کی تقسیم جیسے پیشگوئی پر مبنی اظہار یہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گلہ بانی کے شعبے کی نمو زیادہ تر جوں کی توں رہے گی۔

شعبہ خدمات کی کارکردگی میں بھی اعتدال دیکھا جا رہا ہے جیسا کہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے محدود دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی زوال پذیر کارکردگی کے ہمراہ درآمدات کی سست رفتاری نے تھوک کے جز کو متاثر کیا ہے۔ اسی

² پاکستان کاٹن کراپ اسیسٹمنٹ کمیٹی۔

طرح کمرشل گاڑیوں کی فروخت اور پیٹرولیم کی فروخت میں کمی کارجان یہ ظاہر کرتا ہے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بھی اعتدال آیا ہے۔ آخر میں، اگرچہ مالیات کے جز میں امانتوں اور بینکوں کی نفع آوری میں اضافہ دیکھا گیا تاہم اثاثہ جات کے معیار میں کچھ بگاڑ آیا کیونکہ سال بسال بنیاد پر غیر فعال قرضے بڑھ گئے جبکہ چینی کے شعبے کا انفلکشن تناسب تیزی سے بگڑا۔

مہنگائی اور زری پالیسی

بڑھتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ، جڑواں خساروں کی بلند سطح اور زر مبادلہ کے پست ذخائر کی شکل میں معاشی مشکلات کی بنا پر زری پالیسی کمیٹی نے نومبر 2018ء میں پالیسی ریٹ کو مزید 150 بیس پوائنٹ بڑھا دیا۔

مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اوسط عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 6.5 فیصد ہو گئی جو مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی، جب خام تیل کی عالمی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل کے لگ بھگ تھیں، سے اب تک بلند ترین سہ ماہی مہنگائی ہے جبکہ مہنگائی میں اضافہ اس کے بنیادی جز (غیر غذائی غیر توانائی) میں زیادہ نمایاں ہے۔ حکومت کی جانب سے صرف قدرتی گیس کی قیمت میں اضافہ مہنگائی میں تقریباً 1.0 فیصدی درجے کے اضافے کا سبب بنا۔ اس کے علاوہ صارف اشاریہ قیمت کے غیر غذائی غیر توانائی جز میں قیمتوں پر دباؤ مہنگائی پر شرح مبادلہ میں کمی کی منتقلی کی بنا پر مزید بڑھ گیا۔ دوسری جانب غذائی مہنگائی مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران دھیمی رہی اور تلف پذیر اشیاء کے نرخوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی جس سے سگریٹ، گوشت اور چکن کی قیمتوں میں دوہندہ سی اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔

جہاں تک نجی شعبے کے قرضے کا تعلق ہے، مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 570.4 ارب روپے کا اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ رقم 296.3 ارب روپے بڑھی تھی۔ اس رجحان کا بڑا سبب روپے کی قدر میں کمی کی بنا پر درآمد شدہ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت اور توانائی کی بلند قیمتیں نیز غیر فروخت شدہ ذخائر (پیٹرولیم مصنوعات، فولاد، گاڑیوں، کھاد، الیکٹرانکس اور چینی کے شعبوں میں) کی بلند سطح کی وجہ سے سیالیت کے مسائل کے ہمراہ شعبہ توانائی میں گردش قرضہ ہے۔ اگرچہ غیر اشیاء ساز کاروباری اداروں نے مزید توسیع کم کر دی ہے تاہم بعض صنعتیں جیسے بجلی، سیمنٹ اور ٹیکسٹائل استعداد بڑھانے کے لیے بدستور قرضے لیتے رہے۔

چونکہ میزائے کی بیشتر قرض گیری کی مالکاری اسٹیٹ بینک نے کی اس لیے کمرشل بینکوں کے پاس نجی شعبے کی قرض کی ضروریات کی تکمیل کے لیے وافر سیالیت موجود تھی اور انہوں نے بعض اوقات م س 19ء کی دوسری سہ ماہی میں کابور سے کم شرحوں پر بھی اضافی

³ مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال بنیاد پر 8.2 فیصد بڑھ گیا۔

قرضے دیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیشتر حکومتی قرضہ اب قلیل مدت میں ہے اور ہر نیلامی میں بہت سی میعادوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ کمرشل بینک ذری پالیسی کے آئندہ فیصلوں کے قریب پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع کرتے ہوئے ان عرصیتوں کے مکمل اجرائے ثانی سے گریزاں تھے۔ ان حرکیات نے سرکاری قرضے کے انتظام کو دشوار بنا دیا جبکہ حکومت کے لیے از سر نو تعین نرخ کے خطرات پیدا کیے۔

مجموعی لحاظ سے میزانیہ قرض گیری اور نجی شعبے کے قرضے دونوں کا نمایاں طور پر بڑھنا مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں بھاری اضافے پر منتج ہوا۔ اس اضافے نے معیشت کی بیرونی کیفیت کمزور ہونے کی وجہ سے خالص بیرونی اثاثوں میں آنے والی کمی کی تلافی کر دی۔ نتیجے کے طور پر مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران زربنیاد کی نمو 3.1 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 0.3 فیصد تھی۔

مالیاتی شعبہ

مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں محاصل کی پیداوار کی نمو مزید معتدل ہوئی۔ اس کے ہمراہ جاریہ اخراجات میں مسلسل اضافے کا نتیجہ مالیاتی اظہار پوں کے وسیع البنیاد ہگاڑ کی شکل میں نکلا۔ مثال کے طور پر مجموعی مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 2.7 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 2.2 فیصد تھا۔ اسی طرح جاریہ اخراجات میں یکدم نمو محاصل کے خسارے میں نمایاں اضافے کا باعث بنی جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر جی ڈی پی کا 1.7 فیصد ہو گیا جبکہ گذشتہ برس 0.5 فیصد تھا۔ ساتھ ہی مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 0.4 فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے سال 0.1 فیصد تھا۔

محاصل کی وصولی میں کمی کا سبب ٹیکس محاصل کی نمو میں سست رفتاری اور نان ٹیکس محاصل میں کمی ہے۔ اگرچہ ٹیکس محاصل میں سست روی کی بڑی وجہ بلا واسطہ اور سیلز ٹیکسوں کی منجمد نمو ہے تاہم شرح مبادلہ کی نمو جزوی طور پر امپورٹ اسٹیج ٹیکسوں کے ذریعے محاصل بڑھانے میں معاون ثابت ہوئی۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں نان ٹیکس محاصل خاصے کم ہوئے جس کی بنیادی وجہ واجبات کی نو قدر پیمائی کے باعث اسٹیٹ بینک کا پست منافع تھا۔

مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اخراجات کی نمو مزید سست ہوئی جس کا بڑا سبب ترقیاتی اخراجات میں بھاری کٹوتی ہے۔ ترقیاتی اخراجات وفاقی اور صوبائی دونوں سطح پر کم ہوئے جبکہ بلند سودی ادائیگیوں اور دفاعی مصارف کی بنا پر وفاقی سطح پر جاریہ اخراجات کی نمو

زیادہ تھی۔ خاص طور پر ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں کی نمو مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شرح سود میں اضافے کی بنا پر ملکی قرضے کے نرخ کے از سر نو تعین کا نتیجہ تھی۔ اس دوران پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے بیرونی قرضے کی واپسی بھی بڑھ گئی۔

بیرونی شعبہ

بلند جاری کھاتے کا خسارہ زیادہ تر فروختی اشیاء کے تجارتی خسارے کی 5.0 فیصد نمو کا نتیجہ تھا جس نے خدمات کے کھاتے اور کارکنوں کی ترسیلات میں نمایاں بہتری کا اثر جزو اُزائل کر دیا۔ بیشتر عرصے کے دوران تیل کی بلند قیمتیں اس بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے میں اہم عنصر تھیں کیونکہ انہوں نے چھ ماہ کی توانائی کی درآمدی ادائیگیاں 26.7 فیصد بڑھا کر 8.0 ارب ڈالر تک پہنچا دیں جو تاریخ کی بلند ترین سطح ہے۔ بلند قیمتوں نے خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات دونوں کی درآمدات کے حجم میں کمی کا اثر مکمل طور پر زائل کر دیا اور مذکورہ مدت کے دوران ایل این جی درآمدات کو بڑھانے میں غالب کردار ادا کیا۔

مجموعی بنیاد پر توانائی کی درآمدی ادائیگیوں نے مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر توانائی درآمدی ادائیگیوں میں کمی کا اثر یکسر زائل کر دیا۔ ترقیاتی اخراجات میں خاصی کٹوتی اور معاشی سرگرمی میں عمومی سست روی نے تعمیرات سے متعلق درآمدی اشیاء جیسے لوہے اور فولاد اور تعمیراتی مشینری کے لیے ملک کی طلب کم کر دی۔ پام آئل کی پست بین الاقوامی قیمتوں اور سی پیک سے متعلق بجلی کی پیداوار اور برقی مشینری کی درآمدات میں متوقع کمی سے بھی مدد ملی۔ مزید برآں، ضوابطی اقدامات اور روپے کی قیمت میں کمی نے متعدد غیر ضروری صارفین درآمدات مثلاً سی بی یو کاروں اور خشک اور تازہ پھلوں کی کمی میں کردار ادا کیا۔

برآمدات کی صورت حال بھی دشوار ہے۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی وصولیاں 11.8 ارب ڈالر پر رکی ہوئی ہیں یعنی مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے 11.3 فیصد کے مقابلے میں 0.1 فیصد نمو ہوئی۔ اہم پورپی منڈیوں جیسے جرمنی اور فرانس میں معاشی سست روی تشویشناک ہے کیونکہ یہ ان ممالک میں شامل ہیں جہاں پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات سب سے زیادہ جاتی ہیں۔ اگرچہ پورپی یونین کو پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات حجم کے لحاظ سے بڑھیں تاہم برآمد کنندگان کو پست تر اکائی قیمتیں ملیں جس کا سبب بنگلہ دیش اور چین سے مسابقت تھی۔ چین سے مسابقت نے پاکستان کے غیر باسستی چاول کی افریقی منڈیوں کو برآمدات کم کرنے میں بھی کردار ادا کیا اور مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران درج کردہ باسستی کی برآمدات میں بلحاظ حجم ہونے والی بھرپور نمو کا اثر زائل کر دیا۔ اس دوران چینی اور گندم پر برآمدی زراعت (بالترتیب پہلی اور دوسری سہ ماہی میں) نے دونوں اجناس کی گرتی ہوئی برآمدات کم کرنے میں اپنا حصہ ڈالا۔

فروختنی اشیاء کے تجارتی خسارے کے کچھ حصے کا خدمات کے خسارے میں 16.8 فیصد کمی سے ازالہ ہو گیا جس میں فریٹ کی پست تر درآمد اور بیرون ملک جانے والے افراد کی جانب سے زر مبادلہ کی خریداری میں بھاری کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں بھرپور نمود درج کی گئی جس میں امریکہ، برطانیہ اور ملائیشیا نمایاں رہے۔ ان معیشتوں میں مسلسل بھرپور نمو کے ساتھ کرسپانڈنٹ بینکاری (برطانیہ میں) پر پچھلی پابندیوں کا خاتمہ دونوں معیشتوں سے بلند تر ترسیلات زر کی آمد کا باعث بنا۔

1.3 معاشی منظر نامہ

جدول 1.2: کلیدی معاشی اہداف اور پیچگوٹیاں			
م س 19ء	م س 18ء	ہدف ¹	اسٹیٹ بینک کی پیچگوٹیاں
فیصد نمو			
3.5 - 4.0	5.2	6.2	حقیقی جی ڈی پی
6.5 - 7.5	3.9	6.0	صارف اشاریہ قیمت (اوسط)
ارب ڈالر			
20.5 - 21.5	19.6	21.2	ترسیلات زر
25.5 - 27.0	24.8	27.9	برآمدات (ایف او بی)
54.0 - 56.0	56.0	58.5	درآمدات (ایف او بی)
فیصد جی ڈی پی			
6.0 - 7.0	6.6	4.9	مالیاتی خسارہ
4.5 - 5.5	6.1	4.0	جاری کھاتے کا خسارہ

اعداد و شمار کا ماخذ: ¹ وزارت خزانہ اور منصوبہ بندی کمیشن

مالی سال 19ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی نمو کے خاصے کم ہونے کا امکان ہے جس کی بڑی وجہ شعبہ زراعت کی نمو کی سست روی اور معاشی استحکام کی خاطر کیے گئے اقدامات ہیں۔ یہ امر مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مزید کمی سے ہم آہنگ ہے۔ مزید برآں، چونکہ سرکاری ترقیاتی اخراجات، جو نجی شعبے کی صنعتی سرگرمیوں کے لیے کلیدی محرک ہوتے ہیں، کے جلد بڑھنے کا امکان نہیں اس لیے اشیا سازی کی سرگرمیوں کے پورے سال کے امکانات روشن

معلوم نہیں ہوتے۔ علاوہ ازیں سخت زری پالیسی اور شرح مبادلہ میں کمی کی منتقلی کی وجہ سے نجی صرف کم رہے گی کیونکہ اس کے نتیجے میں توانائی کی قیمتیں اور قوزی مہنگائی بڑھ گئی ہے۔ مزید یہ کہ آئندہ گندم کی فصل کے امکانات نمو کے اعتبار سے کم ہیں۔ یہ تمام پہلو آئندہ مہینوں کے دوران بھی خدمات کے شعبے کو محدود کریں گے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 19ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی نمو کی پیش گوئی کو 0.5 فیصد گھٹا کر 3.5-4.0 فیصد کر دیا ہے (جدول 1.2)۔

جہاں تک قیمتوں کے دباؤ کا تعلق ہے، مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی کے دوران مہنگائی کے بلند رہنے کی توقع ہے۔ اس کی وجہ حال میں شرح مبادلہ کو کئی بار گھٹائے جانے کے دور ثانی کے اثرات، گیس اور بجلی کے نرخوں میں اضافہ اور اسٹیٹ بینک سے بلند میزانیہ قرض گیری ہے۔ تاہم پالیسی ریٹ میں اضافے کا موخر طلبی دباؤ کو قابو میں رکھنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ان خطرات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پورے سال کے لیے اوسط مہنگائی لحاظ صارف اشاریہ قیمت کی پیچگوٹئی کو بدستور 7.5-6.5 فیصد پر رکھا ہوا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، بنیادی خسارہ مزید بڑھ گیا ہے جبکہ مالیاتی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی اخراجات میں بھاری کمی کی گئی ہے۔ پہلی ششماہی کے دوران جاریہ اخراجات کی نمو پچھلے سال کی 13.5 فیصد کے مقابلے میں بڑھ کر 17.3 فیصد ہو جانے کے باعث یہ صورت حال زیادہ دشوار ہو گئی ہے۔ اس کے برعکس محاصل کی وصولی اسی مدت میں 2.4 فیصد کم ہو گئی ہے جبکہ گزشتہ برس 19.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ چونکہ آئندہ مہینوں میں حکومتی اخراجات کو کم کرنے کی گنجائش محدود ہے اس لیے مالی سال 19ء میں مجموعی مالیاتی کیفیت کا تعین کرنے میں محاصل کی نمو اہم کردار ادا کرے گی۔ پچھلے چار برسوں میں دوسری ششماہی کے دوران محاصل کی وصولی کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک پیٹنگوئی کرتا ہے کہ مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 0.5 فیصد کے مساوی مزید بگاڑ آئے گا اور وہ تقریباً اسی سطح پر پہنچ جائے گا جس پر مالی سال 18ء میں تھا۔

جہاں تک بیرونی شعبے کا تعلق ہے، اگرچہ جاری کھاتے کے خسارے میں مالی سال 19ء کے پہلے سات ماہ کے دوران 1.7 ارب ڈالر کی بہتری آئی ہے تاہم یہ اب بھی 8.4 ارب ڈالر ہے جو بلند سطح ہے۔ آئندہ مہینوں کے دوران کچھ بہتری متوقع ہے کیونکہ معتدل ہوتی ہوئی ملکی طلب اور مالی سال 19ء کے آغاز کے مقابلے میں تیل کی قدرے پست عالمی قیمت کی بنا پر درآمدات کے مزید کم ہونے کا امکان ہے۔⁴ تاہم بعض ممالک میں جہاں برآمدات جاتی ہیں کم ہوتی ہوئی طلب کے باعث فروختی اشیاء کی برآمدات امکان ہے کہ ہدف پورا نہ کر سکیں گی۔ اس کے ہمراہ بین الاقوامی میدان میں مسابقتی دباؤ اور متنوع و بلند قدر اضافی کی مصنوعات، جو مخصوص تجارتی معاہدوں کے تحت برآمدی کوٹے کو موثر طور پر استعمال کر سکتی ہیں، کے فقدان سے یہ مسئلہ مزید گہبیر ہو گیا ہے۔

اس دوران بیرونی مالکاری کے محاذ پر حکومت کی کوششیں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور چین سے دو طرفہ رقوم کی آمد کی شکل میں شرم آور ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ رقوم آپہنچی ہیں جبکہ بقیہ مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی میں آئی ہیں۔ سعودی عرب کی تیل کی موخر ادائیگی کی سہولتوں نے ان رقوم سے مالی سال 19ء میں بیرونی مالکاری کا خسارہ پورا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ اور بازار مبادلہ میں تغیر پذیری کم ہوئی ہے۔

⁴ برینٹ کرڈ کی عالمی قیمت جولائی 2019ء میں 77 ڈالر فی بیرل تھی۔ دسمبر 2019ء میں یہ گر کر 62 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔ عالمی بینک کی پیش گوئی کے مطابق تیل کی بین الاقوامی قیمت 2019ء اور 2020ء کے دوران اوسطاً 67 ڈالر فی بیرل رہے گی۔